REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

# الفضل

(پاکستان) لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱ر

ہفتہ ۲ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴ ✱ ۱۶ تبوک ۱۳۲۹ ہش ۱۶ ستمبر ۱۹۵۰ء ✱ نمبر ۲۱۳

## کوریا میں مشرقی اور مغربی ساحل کے اہم مقامات پر اقوام متحدہ کی فوجیں اتر پڑیں!

### کمپو کے ہوائی اڈے پر قبضہ کے بعد سیئول کی طرف پیش قدمی!

ٹوکیو ۱۵ ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کی فوجوں نے کوریا میں اس حملے کا آغاز کر دیا۔ جس کا بہت دنوں سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ فوجیں ہوائی اور سمندری جہازوں کی بم باری اور گولہ باری کی آڑ لے کر مشرقی اور مغربی ساحلوں کے پانچ اہم مقامات پر اتر گئیں۔ اس حملے کا مقصد رسد پہنچانے والے راستوں کو کاٹنے کے علاوہ ان تمام اہم راستوں کو بھی منقطع کرنا ہے جن سے دشمن پسپائی کی حالت میں بچ کر نکل سکتا ہے۔ امریکی فوجیں مغربی ساحل پر دو مقامات پر اتری ہیں۔ ایک تو انچون کے قریب جزیرے میں اور دوسرے خود انچون کی بندرگاہ پر فوجوں نے اترنے کے بعد دس منٹ کے اندر اندر جزیرے پر قبضہ کر لیا۔ نیز ۵۰ منٹ کی بم باری کے بعد وہ انچون کی بندرگاہ پر اترنے میں کامیاب ہو گئیں کمپو کا مشہور ہوائی اڈہ ان کے قبضہ میں آ چکا ہے اور اب وہ سیئول سے صرف دس میل دور رہ گئی ہیں۔ مشرقی ساحل پر فوجیں تین مقامات پر اتری ہیں۔ ایک یان ڈک کی بندرگاہ پر اور دوسرے اس سے ۲۶ میل جنوب میں پوہانگ کے قریب۔ تیسرا مقام ان دونوں بندرگاہوں کے درمیان واقع ہے۔ تینسز تائیگو سے دس میل شمال میں بھی انہوں نے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنگ پورے زوروں پر جاری ہے۔

## "یوم کشمیر" کے موقع پر پاکستان کے طول و عرض میں پبلک جلسوں کا انعقاد!

کراچی ۱۵ ستمبر۔ آج پاکستان بھر میں "یوم کشمیر" نہایت جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ تمام بڑے بڑے شہروں میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں سلامتی کونسل پر زور دیا گیا۔ کہ وہ کشمیر کے معاملے کو خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کے سلسلے میں فوری اور موثر کارروائی عمل میں لائے۔ آج کراچی میں کپاس کی مارکیٹ اور صرافہ بند رہا۔ اسی طرح دوسرے شہروں میں بھی ہڑتال کی گئی۔ کراچی۔ لاہور اور ڈھاکہ وغیرہ کی مساجد میں نماز جمعہ کے بعد بھی جلسے منعقد ہوئے۔ اور قراردادوں کے ذریعہ سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ جلد سے جلد باشندگان کشمیر کے لئے یہ ممکن بنائے۔ کہ وہ پوری آزادی اور غیر جانبداری سے اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ لاہور نے بھی مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں بعد نماز جمعہ اسی مضمون کی قرارداد منظور کی۔

آج رات لوہاری دروازے کے باہر باشندگان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر طبقے اور ہر پارٹی کے لوگوں نے شرکت کی اور ایک متحدہ آواز سے مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کا پر زور مطالبہ کیا۔ آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چودھری غلام عباس نے اس عظیم الشان اجتماع سے خطاب کیا۔

**لاہور ۱۵ ستمبر۔** حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبہ میں ان مہاجرین کے نام شہری زرعی اراضی کی عارضی الاٹمنٹیں کی جائیں جو تقسیم سے قبل شہری علاقوں میں زرعی اراضی کے مالک تھے۔



## قرآن مجید مترجم

**قرآن مجید مترجم** جس کا ترجمہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور جس کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے

**حمائل شریف مترجم** جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت علامہ میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا ہے! ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ:- **مکتبہ احمدیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ**



## ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے احباب کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے وقت "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اس کی بلندی شان کا اظہار ہونا چاہیئے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ کہ ادب کے لحاظ سے تو خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے

سراج الدین

## اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کے باعث بہت خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت کل رات سے پھر زیادہ خراب ہے۔ رات پھر پسینے آتے رہے۔ دل میں بھی کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

چودھری عطاء اللہ صاحب رانجھہ (واقف زندگی) کی والدہ محترمہ کا مورخہ ۱۸ ستمبر بروز پیر لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں آپریشن ہونا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب اپریشن کے بعد انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

## بادامی کیمپ سے مہاجرین کو صوبہ سرحد میں منتقل کرنے کا کام شروع ہو گیا

### ایک ہزار پیشہ ور مہاجرین کے پہلے دستے کی روانگی

لاہور ۱۵ ستمبر۔ آج پانچ بجے شام بادامی کیمپ کے ایک ہزار مہاجرین کی پہلی سپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ان مہاجرین کو صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں آباد کیا جائے گا۔ کیونکہ ان میں سے اکثر و بیشتر گھریلو صنعتوں سے تعلق رکھنے والے کاریگر ہیں۔ اس لئے حکومت سرحد نے مختلف قسم کے پیشہ وروں کے لئے علیحدہ علیحدہ بستیاں آباد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بایں ہمہ اس بات کا بھی خیال رکھا جا رہا ہے۔ کہ مہاجرین کے کنبے بکھرے نہ جائیں۔ چنانچہ جہاں خاص خاص پیشہ سے تعلق رکھنے والے کاریگروں کو ایک جگہ آباد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے وہاں ان کی آبادکاری میں رشتہ داری اور باہمی تعلقات کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔

مہاجرین کی یہ ہراول پارٹی جو آج روانہ ہوئی ہے۔ کئی قسم کے کاریگروں پر مشتمل ہے ان میں علی گڑھ اور مراد آباد کے مشہور قفل ساز اور چاقو چھریاں بنانے والے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آج انہیں مسٹر اے ایم اشرف ڈپٹی سیکرٹری محکمہ مہاجرین و بحالیات حکومت پاکستان۔ سید فدا حسن کمشنر لاہور ڈویژن۔ مرزا مظفر احمد ایڈیشنل کمشنر بحالیات اور مسٹر ایس ایس جعفری ڈپٹی کمشنر لاہور نے الوداع کہا۔ یہ لوگ دریا خان ہوتے ہوئے سٹیمروں کے ذریعہ دریائے سندھ عبور کر کے ڈیرہ اسمٰعیل خاں پہنچیں گے۔ باقی مہاجرین کو پشاور۔ ہری پور ہزارہ بنوں اور کوہاٹ کے اضلاع میں بھیجا جائے گا۔ ان کی روانگی کی خاص تاریخیں ابھی مقرر نہیں ہوئی ہیں۔ راستے میں خورد و نوش کے لئے مہاجرین کے پاس کافی مقدار میں سامان موجود تھا۔ حفاظت اور دیگر انتظامات بھی خاطر خواہ تھے

(اسٹاف رپورٹر)

## ۵ ہزار ٹن اناج کی پیشکش منظور

ٹوکیو ۱۵ ستمبر۔ پاکستان نے جنوبی کوریا کی امداد کے لئے ۵ ہزار ٹن اناج کی جو پیشکش کی تھی اقوام متحدہ کی کمان نے اسے منظور کر لیا ہے۔ بین الاقوامی صحت انجمن کی امدادی پیشکش بھی منظور کر لی گئی۔

## مختصرات

**کراچی ۱۵ ستمبر۔** اگلے ہفتے کراچی میں مردم شماری کے تمام سپرنٹنڈنٹ صاحبان کی کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی پہلی مردم شماری کے انتظامات پر غور و خوض کیا جائے گا۔

**کراچی ۱۵ ستمبر۔** مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین آج صبح کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے۔ آپ نے پچھلے دنوں اقوام متحدہ کی اقتصادی اور سماجی کونسل کے اجلاس منعقدہ جینوا میں پاکستان کے وفد کی رہنمائی کی۔

**تل ابیب ۱۵ ستمبر۔** اسرائیل کے چیف آف اسٹاف نے عرب ریاستوں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے فلسطین میں اقوام متحدہ کی وساطت سے طے شدہ سرحدوں کو زبردستی بدلنے کی کوشش کی تو یہودی ایسے ہرگز برداشت نہ کریں گے۔

**پریٹوریا ۱۵ ستمبر** آج صبح یہاں فیلڈ مارشل اسمٹس کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

**راولپنڈی۔** ۱۵ ستمبر۔ پنجاب مسلم لیگ کے صدر صوفی عبدالحمید نے آج یہاں وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔

**طہران ۱۵ ستمبر** ایرانی ایرویز کا ایک طیارہ کو حادثہ پیش آیا۔ جس میں نو افراد ہلاک ہوئے۔ طیارہ گرتے ہی پاش پاش ہو گیا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# آپ مقروض ہیں؟

اگر آپ نے کسی سے کوئی رقم واپسی کے وعدہ پر لی ہوئی ہے یا از خود کسی وجہ سے ادائیگی کا وعدہ کیا ہوا ہے اور رقم آپ نے ابھی تک نہیں دی تو آپ مقروض ہیں۔ آپنے وعدہ کیا ہوا ہے کہ

## "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اور سلسلہ نے آپ پر واجب قرار دیا ہوا ہے کہ اگر آپ موصی ہیں تو حسب وعدہ وصیت۔ اور اگر موصی نہیں تو ایک آنہ فی روپیہ آمد کے حساب سے چندہ عام اور تمام سال کی آمد کا ایک سو بیسواں $\frac{1}{120}$ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیں۔ آپ اپنا محاسبہ کریں۔ اگر ان چندوں میں سے کوئی رقم مطابق آمد آپ نے ابھی تک ادا نہیں کی تو نہ صرف اللہ تعالیٰ کے مقروض ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ آپ نے کیا تھا اس کو نہ پورا کرنے والے بنتے ہیں اس لئے آج ہی اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور جس قدر بقایا آپ کی طرف نکلتا ہو فوراً مرکز یعنے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھجوا دیں!۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

# مسئلہ کشمیر

۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء

مقدمہ کشمیر میں پاکستان کے مؤقف کی صحت وصداقت تمام دنیا پر اچھی طرح واضح ہو چکی ہے ڈکسن کی ناکامی کے بعد مسئلہ کشمیر پر جو غیر ملکی اظہار رائے کیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے سیاسی حلقے اس مسئلہ کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کرنے لگے ہیں اور یہ بات ان کو واضح ہو گئی ہے کہ وہ عناصر جو آئندہ امن عالم کو تباہ کرنے اور جنگ کی آگ بھڑکا دینے والے ہیں ان میں سے ایک مسئلہ کشمیر بھی ہے اور اس مسئلہ کا منصفانہ اور دیانتدارانہ حل دنیا میں امن کے قیام کیلئے نہایت ضروری ہے۔

شروع شروع میں جب مسئلہ کشمیر یو این او میں پیش ہوا تھا تو شاید بہت سے دنیا کے ممالک اس کو محض ایک مقامی ناقابل اعتنا جھگڑا سمجھتے تھے اور سوا چند ممالک کے جن کو براہ راست برعظیم ہند کے حالات سے دلچسپی تھی دنیا کے دوسرے ممالک نے اس کو بالکل بے پرواہی کی نگاہ سے دیکھا تھا اور زیادہ دلچسپی کا اظہار نہ کیا جس کی بڑی وجہ یہی تھی کہ وہ ایشیا کے اس عظیم قطعہ ارضی کے اندرونی حالات سے صحیح طور پر واقف نہ تھے اس لئے وہ عالمی تنازعات میں اس کو کوئی خاص وقعت نہ دیتے تھے۔ ان کے خیال میں فریقین کے لئے یہ محض ایک زیادہ سے زیادہ قطعہ ملکی اپنی اپنی مملکت میں شامل کرنے کے لئے کشمکش ہے۔ کم سے کم جس طرح بھارت نے اس معاملہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس سے دور افتادہ ممالک نے جن کو براہ راست دلچسپی نہیں تھی اس مسئلہ کو قدرتاً اسی بے پرواہانہ زاویہ نگاہ سے دیکھا تھا۔ بعض ممالک تو پاکستان کے نام سے بھی واقف نہ تھے اس لئے ان کے لئے پاکستان کے صحیح موقف کو سمجھنا ناممکن نہیں تو محال ضرور تھا۔ اور جب تک دنیا پاکستان کے صحیح موقف سے آشنا نہ ہوتی اور اس بات کو نہ سمجھتی کہ پاکستان کے لئے مسئلہ کشمیر کتنی اہمیت رکھتا ہے اور اگر اس کا الحاق پاکستان سے نہ ہو تو کشمیر کے رہنے والوں پر کیا تباہی آ سکتی ہے۔ اس وقت تک اس مسئلہ کی بین الاقوامی اہمیت اس پر کس طرح واضح ہو سکتی تھی اور اس کو کس طرح محسوس ہو سکتا تھا کہ کشمیر بھی ان بارود خانوں میں سے ایک ہے کہ اگر یہاں شعلے بھڑکے تو تمام دنیا کو آگ لگ جانے کا احتمال ہے۔

اس لئے اس مسئلہ کے متعلق پاکستان کے لئے جو سب سے اہم اور پہلا سوال تھا وہ یہی تھا کہ ناواقف دنیا کو کس طرح اپنے موقف کی صحت وصداقت ہی نہیں بلکہ عالمی تنازعات میں اسکی اہمیت سمجھائی جائے۔ یو۔این۔او ایک بین الاقوامی ادارہ ہے اور یہ بین الاقوامی توازن قائم رکھنے کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ اس کے ارکان مختلف ممالک کے نمائندے ہیں اور ہر ملک کا نمائندہ اپنے ملک کی ذہنیت کے مطابق ہی عمل کر سکتا ہے۔ پاکستان جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ پاکستان نوزائیدہ مملکت ہے اور دنیا کے اکثر ممالک اس کے نام سے بھی واقف نہیں تھے۔ اس لئے قیاس فرمایئے یو۔این او میں پاکستانی ڈیلیگیشن کے لئے اس مسئلہ کو اس طرح پیش کرنے میں کہ جس سے تمام اقوام عالم کو پاکستان کے وجود اور پھر مسئلہ کشمیر کی بین الاقوامی اہمیت کا کما حقہٗ علم ہو جائے کس قدر مشکلات کا سامنا تھا۔ ان مشکلات میں ان مشکلات کے اضافہ کا بھی خیال کیجئے جو مخالف فریق دیدہ و دانستہ نہایت چابک دستی سے اس مسئلہ میں پیچیدگیاں ڈالکر پیدا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

پھر یہ بھی خیال فرمایئے کہ اس مسئلہ کو فریق مخالف ہی یو۔این۔او میں لے کر گیا تھا جو یقیناً یہ اطمینان رکھتا تھا کہ جس صورت میں استغاثہ دائر کیا گیا ہے یو۔این او کے لئے سوا اس کے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ دیدے۔ وہ دنیا کی ناواقفی اور اس مسئلہ سے اس کی لاپرواہی کا پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے ہر طرح کے احتیاطی اقدام پہلے ہی کر چکا تھا۔ وہ پاکستان اور اس کے حمائتیوں کی قدروقیمت کا بھی ایک اندازہ لگا کر عدالتی میدان میں کودا تھا۔ اس لئے یو۔این۔او میں نمائندگان پاکستان کیلئے جو سب سے بڑی مشکل تھی وہ ان قوموں کی ذاتی اغراض تھیں جو یو۔این۔او کی کرتا دھرتا ہیں اور جو کسی ملک کا وزن صرف اپنے مفاد اور اپنی اغراض کے بٹوں ہی سے کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان بٹوں سے تل کر پاکستان فریق مخالف سے بھاری تو کیا اس کے برابر بھی ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ سب سے بڑی مشکل تھی جس کا پاکستان کو سامنا کرنا پڑا۔

بے شک کشمیر کا الحاق فی الحال پاکستان سے نہیں ہوا۔ بے شک یہ درست ہے۔ بہیں بہیں ڈکسن کی ناکامی اور پنڈت نہرو کے بیان نے پاکستانیوں کے دلوں میں بڑی مایوسیاں پیدا کر دی ہیں۔ لیکن ایک بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ فریق مخالف جو رقص کرتا ہوا یو۔این۔او میں گیا تھا۔ آج سرنگوں اس سے مراجعت کی سوچ رہا ہے اور اس تمام طویل کارروائی سے انکار کر رہا ہے جس کی اس نے خود خواہش کی تھی اس کے تمام ان مغالطوں کا پردہ چاک کر دیا گیا ہے جنہیں اس نے بڑے اہتمام و احتیاط سے تمام دنیا کو ڈالنے کی کوشش کی تھی اور جن پر اس کو پورا پورا اعتماد تھا۔

بے شک کشمیر ابھی پاکستان کو نہیں ملا پھر بھی ہمیں اللہ تعالےٰ کا شکر بجالانا چاہیئے کہ گو مسئلہ کشمیر خود ابھی تک لاینحل ہے۔ مگر بہت حد تک اس کی وجہ سے پاکستان کو ایک ایسی بین الاقوامی اہمیت حاصل ہو گئی ہے جو اس وقت نہ تھی۔ جب فریق مخالف نے یہ استغاثہ اس کے خلاف دائر کیا تھا اس لئے ہمیں اور بھی تحریک ہوتی ہے کہ اس کے حضور میں دل سے دعا کریں کہ وہ خود مسئلہ کشمیر کو بھی ہمارے لئے آسان کر دے اور ایسی صورت کر دے کہ یہ صدیوں کے مظلوم انسان آزادی کی فضا میں جلد از جلد سانس لینے کے قابل ہو جائیں۔

---

# خالص اہل سنت کا عمل

(۱)

سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے اپنی تقریر میں جو آپ نے قائداعظم کے یوم وفات پر فرمائی کہا تھا:۔

"بڑے بڑے علماء سے سننے میں یہ آتا ہے کہ قیام پاکستان سے پہلے اور اس وقت پاکستان کی قیادت اہل بدعت کے ہاتھ میں ہے یہ باتیں سن کر مجھے حیرت ہوتی ہے یہ لوگ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ انھوں نے آج تک مسلمان قوم کے لئے کیا کیا ہے" (منقول از "کوثر")

بات صاف تھی مگر معاصر کوثر نے طول کلامی سے اس کو الجھانے کی کوشش کی ہے۔ معاصر کے جواب سے ہم یہاں صرف اتنا حصہ نقل کرتے ہیں جو سوال کے متعلق ہے۔ معاصر لکھتا ہے:۔

"جہانتک پاکستان بنانے کا تعلق ہے اس میں اہل بدعت اور اہل سنت دونوں نے حصہ لیا ہے۔ بلکہ یہ اہل سنت ہی کا اعتبار و اعتماد تھا۔ جس نے عوام کو اس تحریک کی طرف راغب کیا اور ہر چند جماعت اسلامی نے اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اس لئے نہیں کہ وہ مسلمانوں کے حق خود اختیاری کی مخالف اور قومیت متحدہ کی حامی تھی بلکہ اس لئے کہ قومیت کے جن اصولوں پر یہ تحریک چل رہی تھی وہ ان کو غلط تصور کرتی تھی"

سوال یہ ہے کہ جب مودودی صاحب کے قیاس میں یہ تحریک ہی غلط تصور پر مبنی تھی تو معلوم نہیں وہ کون سے اہل سنت تھے جنہوں نے ایسی تحریک میں حصہ لیا۔ کیونکہ شریعت میں غلط تصور خلاف سنت تصور ہی کو کہیں گے۔ مودودی صاحب کی نظر میں تو وہ تمام لوگ جنہوں نے ایسی خلاف سنت تحریک میں حصہ لیا جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض ظہور میں آیا۔ کم سے کم اس تحریک میں حصہ لینے کی حد تک تو اہل بدعت ہی کہلائیں گے۔ سیدھا نتیجہ تو یہی نکلتا ہے کہ پاکستان اہل بدعت ہی نے بنایا۔ خالص اہل سنت تو وہی تھے جنہوں نے اس کے راستہ میں روڑے اٹکائے۔ اور اب بن گیا ہے تو اس میں فتنہ و فساد برپا کر کے اس کے مٹانے کے درپے ہیں۔ اس لحاظ سے تو گورنر صاحب کی بات سولہ آنے صحیح ہے۔

(۲)

معاصر "مغربی پاکستان" نے چودہری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کے گذشتہ لنڈنی بیان کے متعلق اعتراض کیا تھا کہ چودھری صاحب نے قبائلیوں کا ذکر کر کے پاکستان کو نقصان پہنچایا ہے اور اس طرح دشمن کو چوکنا کر دیا ہے۔ بہت دنوں کے بعد مودودی صاحب کے ترجمان "قاصد" کو بھی اس اعتراض کی شان محسوس ہوئی ہے۔

سوال صرف یہ ہے کہ ان قدیم خیر خواہان پاکستان کو یہ اعتراضات اس وقت کیوں نہیں سوجھتے جب قبائلیوں کے ایسے بیانات خود ان کے اپنے صفحات اور دوسرے پاکستانی اخبارات میں دھڑا دھڑ پچھلے دنوں سے شائع ہو رہے ہیں؟ ہم سوا دعا کے کہ اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو مرض حسد سے شفا دے اور کیا کر سکتے ہیں۔

---

## معذرت

الفضل کے گذشتہ روز کے افتتاحیہ میں کتابت کی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں "حزب" کو نہ صرف عنوان میں بلکہ نفس مضمون میں بھی تواتر کے ساتھ خال سے لکھا گیا ہے۔ "دانست" کو دانشت بنا دیا گیا ہے۔ اسی طرح چند اور بھی غلطیاں ہیں۔ ہم احباب سے معذرت خواہ ہیں

ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مودودی صاحب کے خطرناک نظریے

(از مکرم مولوی دوست محمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ)

## پہلا نظریہ

"۱۳ برس کی شدید جدوجہد کے بعد وہ وقت آیا۔ جب مدینہ میں اسلام کا ایک چھوٹا سا سٹیٹ قائم کرنے کی نوبت آئی۔ اس وقت ڈھائی تین سو کی تعداد میں ایسے کارکن فراہم ہو چکے تھے۔ جن میں سے ایک ایک اسلام کی پوری تربیت پا کر اس قابل ہو چکا تھا۔ کہ جس حیثیت میں بھی اسے کام کرنے کا موقعہ ملے۔ مسلمان کی حیثیت سے کام دے۔ اب وہ لوگ ایک اسلامی سٹیٹ کو چلانے کے لئے تیار تھے۔ چنانچہ وہ قائم کر دیا گیا۔ دس برس تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس اسٹیٹ کی رہنمائی کی۔ اور اس مختصر سی مدت میں ہر شعبہ حکومت کو اسلامی طرز پر چلانے کی پوری مشق ان کو کرا دی گئی۔ ....... یہ ہے اس اجتماعی انقلاب کے لانے کا طریقہ جس کو اسلام برپا کرنا چاہتا ہے۔ لوگ اس کو معجزہ کی قسم کا واقعہ سمجھ کر کہہ دیتے ہیں۔ اب یہ کہاں ہو سکتا ہے۔ نبی ہی آئے تو یہ کام ہو۔ مگر تاریخ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے۔ کہ یہ بالکل ایک طبعی قسم کا واقعہ ہے۔ اس میں علت اور معلول کا پورا منطقی اور سائنٹیفک ربط ہمیں نظر آتا ہے۔ آج ہم اس ڈھنگ پر کام کریں۔ تو وہی نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔"

(اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے صفحہ ۳۵ تا ۳۹)

مذکورہ بالا بیان کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انفاس قدسیہ کی برکت سے سرزمین عرب میں ظاہر ہوا۔ وہ محض ایک طبعی امر تھا۔ کیا یہ گستاخانہ ادعا نہیں۔ کہ اسلامی حکومت کا قیام صرف علت ومعلول کا نتیجہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے کمال ومعجزہ کا نتیجہ نہیں۔ اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے مودودی صاحب نے نہایت بے باکی سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ اسلامی انقلاب کے لئے کسی نبی کا وجود ضروری نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر آج ہم اسی ڈھنگ پر کام کریں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح ہم بھی اسلامی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور ویسے ہی مخلص کارکن تیار کر سکتے ہیں۔ جیسے حضور علیہ السلام نے خدا کی خاص نصرت کے ساتھ تیار فرما لئے تھے۔

## دوسرا نظریہ

"تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام قائم کرنا بھی جہاد ہے۔" (جہاد فی سبیل اللہ)

مولوی مودودی صاحب کا یہ فتویٰ اگر حکومت ہندوستان کو بھجوا دیا جائے۔ تو ہندوستان کے بیکس اور مظلوم مسلمانوں پر قیامت ہی برس جائے۔ اے کاش جماعت اسلامی اور ان کے ہمنوا احباب ذرا غور فرمائیں۔ ان کا یہ غیر اسلامی نظریہ ملت اسلامیہ کے لئے کس طرح خطرناک نتائج پیدا کر دینے والا ہے۔

## تیسرا نظریہ

۱۔ "جمہوری نظام میں کوئی گروہ اپنے اصول کے مطابق نظام حکومت کو اس وقت تک ہرگز نہیں چلا سکتا۔ کہ وہ حکومت کی مشینری پر قابض نہ ہو۔" (ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

۲۔ "قوم کو اسلام کے نام سے تو محبت ہے۔ لیکن اسلام سے ناواقفیت اتنی بڑھی ہوئی ہے۔ کہ وہ اسلام اور غیر اسلام میں فرق نہیں کر سکتے۔ جمہوری نظام میں جب عوام ہی اس کی اصل طاقت ہوں۔ اور ان کا یہ حال ہو۔ تو عاقبت معلوم۔" (تقریر مودودی صاحب مندرجہ اخبار کوثر یکم اپریل ۱۹۴۸ء)

۳۔ "اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ جس سیاسی انقلاب کی جڑیں اجتماعی ذہنیت اور اخلاق اور تمدن میں گہری جمی ہوئی نہ ہوں۔ وہ نقش برآب کی طرح ہوتا ہے۔ کسی عارضی طاقت سے ایسا انقلاب واقعہ بھی ہو جائے۔ تو قائم نہیں رہ سکتا۔ اور جب مٹتا ہے۔ تو اس طرح مٹتا ہے۔ کہ کوئی اپنا اثر چھوڑ کر نہیں جاتا۔" (تجدید و احیاء دین صفحہ ۷۵)

مندرجہ بالا تین بیانات کو بار بار پڑھیئے۔ دوسرا بیان بتاتا ہے۔ کہ پاکستان کی اکثریت اسلام اور غیر اسلام کا امتیاز بھی مشکل سے کر سکتی ہے۔ اور تیسرے بیان سے یہ عیاں ہے۔ کہ جب انقلاب کسی عارضی طاقت کے نتیجہ میں ہو۔ تو وہ اس طرح مٹ جاتا ہے۔ کہ اپنا اثر بھی چھوڑ کر نہیں جاتا۔ ان ہر دو بیانات کے پیش نظر اگر ہم مولانا مودودی صاحب کی اس تگ ودو کا مطالعہ کریں۔ تو فوراً معلوم ہو جائے گا۔ کہ عوام کو مسلمان بنائے بغیر حکومت کو مسلمان بنانے کا دعویٰ اسلام کی خاطر نہیں۔ صرف نظام حکومت کی مشینری پر قبضہ کرنے کی خاطر ہے۔ جیسا کہ بیان نمبر ۱ سے مترشح ہوتا ہے۔ ہم مودودی صاحب سے عرض کریں گے۔ کہ اسلام اور قرآن کے نام پر کسی حکومت پر قبضہ کرنے کا خیال کرنا جب اخلاق کے کسی قانون میں جائز نہیں۔ تو آئین اسلامی میں کیسے جائز ہو گیا۔ بالخصوص جبکہ اس قسم کا انقلاب ان کے ارشاد کے مطابق ہمیشہ ہی نقش برآب کی طرح ہوتا ہے۔ لہٰذا مناسب ہو گا۔ کہ مودودی صاحب کا اگر گورنمنٹ پر قابض ہونے کا ارادہ ہی ہے۔ تو "اسلام" اور "قرآن" کا لیبل لگانا چھوڑ دیں۔ اور اپنی پالیسی کا واضح لفظوں میں اظہار کر دیں۔

حافظا مے خور رندی کن وخوش باش وے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

## چوتھا نظریہ

"مسلمانوں کی موجودہ پست حالی کا اصل سبب کیا ہے؟ ظاہر بات ہے۔ کہ جو لوگ نہ مادی وسائل سے کام لیں۔ نہ بنیادی اخلاقیات سے آراستہ ہوں۔ اور نہ اجتماعی طور پر ان کے اندر اسلامی اخلاقیات ہی پائے جائیں۔ وہ کسی طرح امامت کے منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ خدا کی اٹل بے لاگ سنت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ ان پر ایسے کافروں کو ترجیح دی جائے۔ جو اسلامی اخلاقیات سے عاری سہی مگر کم از کم بنیادی اخلاقیات اور مادی وسائل کے استعمال میں تو ان سے بڑھے ہوتے ہیں۔"

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ ۳۰)

منصب امامت اسلام کی رو سے اس روحانی قیادت کا نام ہے۔ جو خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ اس واضح حقیقت کے باوجود یہ کہنا کہ اب یہ منصب امت مسلمہ سے چھین کر کافر قوموں یعنی ہندوؤں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو مل چکا ہے۔ اسلام دشمنی اور مسلمان دشمنی کا کھلا کھلا ثبوت ہے۔

## پانچواں نظریہ

"بے چارے (مسلم لیگ کے مخلص کارکن) اس نادانی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ جس کا ارتکاب ترکی کے نیک نیت مسلمانوں نے پہلی جنگ عظیم کے بعد کیا تھا۔ انہوں نے بھی اسی طرح مصطفیٰ کمال پاشا اور اس کی قوم پرست پارٹی کو زمام کار سونپی تھی۔ اور یونہی وہ بھی اپنا دل یہ سوچ سوچ کر بہلا لیا کرتے تھے۔ کہ اس وقت تو قوم کا تحفظ مقدم ہے۔ اور اس کے لئے اللہ اپنے دین کی مدد اس رجل فاجر کے ذریعہ کر رہا ہے۔ جب یہ وقت گذر جائے گا۔ تو انشاء اللہ ہمارا کارواں جادۂ اسلام کی طرف پھر مڑ جائیگا۔ مگر جو کارواں اپنے آپ کو بے دین قیادت کے قابو میں خود دے چکا تھا۔ اسے پھر اسلام کی راہ پر جادہ پیمائی کی توفیق نصیب نہ ہوئی۔"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۶۰)

مودودی صاحب نے قائداعظم کو رجل فاجر کی قیادت سے تشبیہہ دے کر اپنے "صالح" اور "اسلامی" "قائد" ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ورنہ آج ایک دنیا پر عیاں ہو چکا ہے۔ کہ اس قیادت نے مسلمانوں کو پاکستان کی شکل میں ایک زندہ طاقت بخشی ہے۔ مگر افسوس کا مقام ہے۔ کہ مودودی صاحب اسی سرزمین میں پناہ لینے کے بعد اس کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ پاکستان کے بارہ میں ہمیں کوئی اختلاف نہ تھا۔ لیکن صاحب حقیقت خوب جانتے ہیں۔ کہ یہ بات انتہائی مغالطہ پر مبنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت پاکستان کے ساتھ سچی خیر خواہی کا نمونہ دکھاتی۔ تو اور کیا چاہیئے تھا۔ مگر کیا کیا جائے۔ کہ پاکستان کے تین سالوں میں صرف کشمیر کا ہی ایک معاملہ ان کی آزمائش کے لئے سامنے آیا تھا۔ کہ مودودی صاحب نے جھٹ دشمنانِ پاکستان کے حق میں "قرآنی" فتویٰ بنا لیا۔ اور کشمیر کی مدافعت کو حرام فعل کا مرتکب قرار دے دیا۔

ان حالات میں ہر مسلمان یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ اگر جماعت اسلامی کے امیر اپنے اس نظریہ کو ترک کرنے کا واضح بیان دینے کے لئے تیار نہیں۔ تو انہیں سرزمینِ پاک میں رہ کر تخریبی کارروائیوں کی کیوں اجازت دی جائے؟

آخر میں ہم تمام مسلمانانِ پاکستان سے عموماً اور جماعت اسلامی کے اراکین سے خصوصاً دردمندانہ گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان واضح نظریات کی روشنی میں مودودی صاحب کی تحریک پر نظر ثانی فرماویں۔ اور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اپنے فضل سے صحیح رہنمائی فرمائے آمین۔

## پتہ مطلوب ہے

چودھری محمد اعجاز خاں۔ محمد نواز خاں۔ محمد ایاز خاں محمد ممتاز خاں صاحب ولد چودھری سردار خاں صاحب احمدی موضع مراڑہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ مغربی پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ اگر یہ خود اس پتہ کو پڑھیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے مطلع کریں۔ یا اور کوئی صاحب اس کو پڑھیں۔ اور ان صاحبان کا پتہ ہو۔ تو ان سے کہہ دیں۔ نہایت مشکور ہوں گا۔

خاکسار شریف احمد شاہجہانپوری دارالمسیح قادیان۔

# جماعت احمدیہ کی بے نظیر اسلامی خدمات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

(۲)

سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث ہے کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الخلق عامۃً اس میں آپ نے اپنی ایک عظیم الشان خصوصیت کا ذکر فرمایا ہے کہ آپؐ سے پہلے جس قدر انبیا مبعوث ہوئے ان کی بعثت صرف ان کی قوم کے لئے ہوتی تھی لیکن آپ کا پیغام تمام دنیا کے لئے ہے قرآن مجید میں بھی متعدد مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ کو بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں اور آپؐ کو تمام دنیا کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ کی اس بعثت عامہ کے پیش نظر مسلمانوں کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ تمام لوگوں میں تبلیغ کے کام کو جاری کریں اور ان میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جس کا مستقل طور پر یہی کام ہو کہ وہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلائے اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرے گویا یہ لوگ خدمتِ دین کے لئے وقف ہوں گے جیساکہ فرمایا۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (آل عمران - ۱۱) یعنی اے مسلمانو ہر زمانہ میں تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے والی۔ نیک کاموں کی تلقین کرنے والی اور بُرے کاموں سے روکنے والی ہو۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں گویا اس میں کامیابی کا راز بتایا کہ تمہاری کامیابی اور ترقی کا ذریعہ تبلیغ ہے اگر تم اس کو اختیار کرو گے اور جس تڑپ اور کوشش سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسے کیا کرتے تھے تم بھی آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی تقلید کرو گے تو دنیا میں کامیاب و کامران ہو گے اور اگر تم نے اس مقدس فریضہ کو ترک کر دیا اور اس سے بے نیاز ہو کر دوسرے کاموں میں مشغول ہو گئے تو تمہاری کامیابی بھی ناکامی میں تبدیل ہو جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ کی صداقت کا ہم آج مشاہدہ کر رہے ہیں۔ جب تک مسلمان اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتے رہے اور انہوں نے تبلیغ کے کام کو جاری رکھا کامیابی ان کے قدم چومتی تھی۔ لیکن جب انہوں نے اس حکم کو نظر انداز کر دیا اور تبلیغ کرنے سے کنارہ کشی اختیار کر لی تو کامیابی اور ترقی نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور باوجود کثرت کے وہ ہر جگہ ذلیل اور پسماندہ نظر آنے لگے۔

لیکن اس کے مقابل پر جب ہم دوسری اقوام پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ باوجودیکہ ان کا مذہب صرف ان کی قوم کے لئے تھا اور غیر قوموں میں انہیں تبلیغ کرنے کی ممانعت کی گئی تھی۔ لیکن انہوں نے اس حقیقت کو سمجھ لیا کہ اگر ہم نے غیر اقوام میں تبلیغ کرنے سے احتراز کیا تو اسلام اپنی بہترین تعلیم اور معقول دلائل کے ساتھ ہم کو نگل جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مذہب کی ممانعت کے باوجود تبلیغ کے طریق کو اختیار کیا اور اس طرح اپنی جماعت کو وسعت دینی شروع کی۔

ہمارے سامنے عیسائی مذہب اور ہندو مذہب کی واضح مثالیں موجود ہیں۔ عیسائیت کی تعلیم بھی یہی تھی کہ بنی اسرائیل کے سوا باقی قوموں سے انہیں کوئی سروکار نہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت صرف بنی اسرائیل تک محدود تھی۔ انجیل میں خود آپ کا ارشاد موجود ہے کہ آپ صرف بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی راہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن بعد میں آنے والے عیسائیوں نے جب دیکھا کہ تبلیغ نہ کرنے سے تو ان کی تعداد آہستہ آہستہ کم ہو جائے گی۔ تو انہوں نے دوسری قوموں میں تبلیغ کے کام کو شروع کیا اور اس کام میں انہوں نے اسقدر کوشش کی کہ ہر ملک میں اپنی تبلیغ کا ایک جال بچھا دیا اور اس پر انہوں نے کروڑوں روپے صرف کئے اور اس طرح اپنی تعداد کو بڑھایا۔ یہی حال ہندو مذہب کا ہے اس میں بھی دوسری قوموں میں تبلیغ کی اجازت نہ تھی۔ لیکن پنڈت دیانند نے قومی ترقی کے لئے اسے ضروری سمجھا اور آریہ سماج کی بنیاد ڈالی جس نے دوسری اقوام میں تبلیغ کے کام کو جاری کیا

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ وہ اقوام جن میں مذہب کی طرف سے دوسروں میں تبلیغ کی ممانعت تھی انہوں نے اس ممانعت کے باوجود اس کام کو جاری کیا اور ہر جگہ اور ہر ملک میں اپنے مشن قائم کئے اور لاکھوں اور کروڑوں روپیہ اس راہ میں صرف کیا اور ان کے مشنری دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل گئے اور نہایت کوشش اور محنت سے اپنے مذہب کا پیغام دوسرے لوگوں کو پہنچایا۔ لیکن اسلام جو ایک عالمگیر مذہب تھا اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ حکم تھا کہ یہ مذہب تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ اور کسی مکان یا زمان کے ساتھ خاص نہیں ہے۔ بانئے اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے ماننے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس رحمت اور ہدایت کے پیغام کو تمام لوگوں تک پہنچائیں اور پھر اس مقدس کام کو مستقل طور پر جاری رکھنے کے لئے ایک جماعت کے قیام کی ضرورت ہے۔ جس کا کام ہی اسلام کی تبلیغ و اشاعت ہو لیکن افسوس کہ اس قدر تاکیدی ہدایت کے باوجود مسلمانوں نے اس فریضہ کی ادائیگی سے نگاہیں پھیر لیں اور آج وہ زمانہ آ گیا جس کے بارہ میں قرآن مجید نے فرمایا تھا۔ وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا (الفرقان - ۳) یعنی ایک ایسا زمانہ آئے گا جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پکار اٹھیگی کہ اے میرے خدا میری اس قوم نے قرآن مجید کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تیرے عالمگیر پیغام کو اہل دنیا تک پہنچانے کے کام کو چھوڑ دیا ہے۔

ایسے نازک دور میں جب کہ مسلمان تبلیغ کے کام کو ترک کر چکے تھے اور اس کے مقابل پر عیسائی اور آریہ سماجی اس کام کو زیادہ سے زیادہ منظم کر رہے تھے۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارک کی پیروی کی اور تبلیغ اسلام کے اہم فریضہ کو اپنایا۔ اس جماعت نے نہ صرف پاکستان اور ہندوستان ہی میں اس کام کو جاری کیا۔ بلکہ ایک تنظیم کے ماتحت بیرونی ممالک میں بھی اپنے بہت سے تبلیغی مرکز قائم کئے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے تھوڑے عرصہ میں ہی۔ انگلستان۔ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمن۔ مغربی افریقہ۔ مشرقی افریقہ سماٹرا جاوا۔ مصر۔ فلسطین۔ سنگاپور۔ ایران اور دوسرے ممالک میں اس نے اپنے مبلغ بھجوا کر تبلیغی مرکز قائم کئے اور یہ کام دن بدن ترقی پذیر ہے یورپین ممالک میں شاندار مساجد تعمیر کی گئی ہیں اور کچھ زیر تعمیر ہیں اور اس طرح تثلیث کے اہم مرکزوں میں توحید کی باعظمت آواز بلند کی گئی۔ جماعت احمدیہ کا یہ تبلیغی کام اتنا عظیم ہے کہ دوست تو دوست دشمن بھی خراج تحسین دینے پر مجبور ہُوا ہے۔ بیسیوں مخالف لیڈروں نے اس تبلیغی کام کو سراہا اور بہت سے مخالف اخبارات نے اس کام کی تعریف کی۔ چنانچہ احرار لیڈر چوہدری افضل حق کو بھی باوجود شدید مخالفت کے اعتراف کرنا پڑا کہ مسلمانوں میں تبلیغ کا کام کرنے والی صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے ایک مضمون میں میں لکھتے ہیں

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حِس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا۔ مگر حسب معمول جلدی خواب گراں طاری ہو گیا۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا۔ اگرچہ مرزا غلام احمد (علیہ السلام) کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے پاک نہ ہُوا تاہم اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا۔ جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دُنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں کیلئے نمونہ ہے"

(پولیٹیکل قلابازیاں بحوالہ فتار زمانہ صفحہ ۲۴)

اسی طرح اخبار زمیندار نے لکھا ہے کہ:-

"گھر بیٹھکر احمدیوں کو بُرا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان میں اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء دیو بند۔ فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعت حق کی سعادت میں حصہ لیں" (اخبار زمیندار دسمبر ۱۹۲۶ء)

پس جماعت احمدیہ کا یہ انمول تبلیغی کام غیر ممالک میں تبلیغی مرکزوں کا قائم کرنا۔ اور قرآن مجید کے فرمان کے مطابق دینی خدمت کو سرانجام دینے والی ایک جماعت کو تیار کرنا اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر جگہ بجگہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنا یہ سب کام ایسے ہیں کہ جماعت کا صدق دل سے تعاون کیا جائے نہ یہ کہ اس کے اس مبارک کام میں مخالفت اور معاندت کی جائے۔ وما علینا الّا البلاغ۔

---

**ولادت**:- جناب امیر محمد صاحب ہیڈ کلرک روزنامہ الفضل کے چھوٹے لڑکے شیر محمد کے ہاں ۹/۱۱ اگست کو لڑکا تولد ہُوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو ۱۵ اگست ۵۰ء کو چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ دعا فرماویں کہ مولا کریم مولود کو لمبی خوشگوار زندگی عطا فرماوے اور سچا خادم احمدیت بنائے (خاکسار فضل حق ملک اینڈ سنز تالاب نمبر ۳ حیدر آباد سندھ)

# مسئلہ کشمیر اور فتنہ کالم

معزز معاصر تنظیم پشاور ۲۲ اگست ۱۹۵۰ء کے پرچہ میں رقمطراز ہے :-

"تنظیم" میں اشاعت کے لئے "مسئلہ کشمیر اور فتنہ کالم" کے عنوان سے ایک پمفلٹ کسی صاحب نے بھیجا ہے۔ اس پمفلٹ کے شائع کرنے والے ڈاکٹر ملک مولا بخش ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس بھابڑہ بازار ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد ہیں۔ مسئلہ کشمیر کی نزاکت کے پیش نظر ہم اس کی اشاعت ضروری سمجھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے بعض حصوں اور الفاظ کو نظر انداز کر کے چند قابل توجہ حصے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ (مدیر)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے قائد اعظم کی مساعی اور ملت کے اتحاد کی برکت سے پاکستان وجود میں آچکا ہے۔ اور ترقی کی منزلیں حیرت انگیز رفتار سے طے کر رہا ہے۔ جوں جوں اس پاک پیڑ پر پتے۔ کلیاں اور پھول کھلتے جا رہے ہیں۔ دشمنوں اور حاسدوں کی نظر میں خار بن کر چبھتے جا رہے ہیں۔ وہ دانت پیستے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے اس پیڑ کو چمنستان عالم سے اکھیڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر قوم کا آہنی ارادہ اتحاد اور استقلال ایک مربوط باڑ کی طرح بدخواہوں کے راستے میں سد سکندری کی طرح حائل ہے۔ چاروں کونوں سے مایوس ہو کر اب دشمن فرزندان اسلام کے اس حلقے کو توڑنے کے لئے چور دروازوں سے گھسنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ماؤنٹ بیٹن کی جنبہ داری۔ ہندو کی قساوت قلبی اور سکھ کی سفاکی اور ریڈ کلف کی سازشی ایوارڈ بھی پاکستان کو باطل نہ کر سکا۔ تو دشمن آستین چڑھا کر کشمیر میں طاقت آزمائی کے لئے اپنی جملہ فوجی قوت کو سمیٹ لایا تاکہ پاکستان کے گرد ایک حلقہ بنا کے اسے برباد کر دے لیکن اسے جلد ہی معلوم ہو گیا۔ کہ یہ راہ بھی کٹھن ہے۔ دشمن نے پھر ادھر ادھر نگاہ ڈالی۔ اور پاکستان کی ہمسایہ مملکتوں کو اس کے خلاف ابھارنے کے لئے دام بچھانے شروع کر دیئے۔ ایران میں ہندو کہنے لگے۔ کہ پاکستان میں سُنّی شیعوں پر ظلم وستم کی مشق کر رہے ہیں۔ لیکن ایرانی اس فریب کاری کو فوراً بھانپ گئے۔ اور اس ذلیل پروپیگنڈے کی روک تھام کے لئے ایک جان ہو کر ایستادہ ہو گئے۔ البتہ افغانستان دشمن کی تھپکی سے پاکستان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا۔ لیکن پٹھانستان کا شگوفہ بھی کھلنے سے پہلے ہی مرجھا رہا ہے

جملہ اطراف سے تھک ہار کر دشمن نے آخر کار اپنے رفیقوں کو یاد کیا۔ اور جلد ہی پھر انہیں ڈھونڈ نکالا۔ حالات کی بنا پر جو تھوڑا بہت شکوہ تھا۔ اسے یہ کہہ کر سلجھا لیا گیا کہ امرتسر یا لدھیانہ میں اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچا ہے۔ تو وہ محض دیہاتی اور جنگلی سکھوں کی جہالت اور ناواقفیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ بہرکیف بہت قلیل عرصہ میں ہندوؤں نے اپنے دوستوں کے پچھلے تمام نقصانات مختلف صورتوں میں پورے کر دیئے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ہم زیر بار رہے ہیں ہماری مدد کرو۔ چنانچہ یار لوگ وفاداری کا لبادہ اوڑھ کر پورے دو سال کے بعد یہ کہتے ہوئے نکلے کہ "ہم نے بھی قربانیاں دی ہیں"۔

پاکستان کی ظاہر طور پر مخالفت ان لوگوں کے لئے ناممکن ہو گئی تھی۔ چنانچہ ان کہنہ مشق لوگوں نے عوام کے ذہن میں تبدیلی... پیدا کرنے کی غرض سے "تبلیغ" کے نام سے کام شروع کر دیا اور یہ بھی کہا کہ ہم سیاست سے الگ ہو گئے ہیں مگر سب سے پہلے شیخوپورہ میں تبلیغی کانفرنس منعقد کرتے وقت یہ ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ گورنمنٹ سیفٹی آرڈیننس ایکٹ کو واپس لے۔ اور پھر کمال یہ ہے کہ اس تبلیغی مہم میں انہیں لوگوں کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ جو پاکستان بننے سے پہلے پاکستان کو پلیدستان کہتے تھے۔ اور قائد اعظم کو اول درجہ کا فرقہ پرست اور مسلم لیگ کے مخلصین کو کتوں کے ساتھ تشبیہہ دیا کرتے تھے۔ یہی لوگ آج کل پھر ملت کے اتحاد کو برباد کرنے کے لئے پاکستان کے خیرخواہ بن کر پیش ہو رہے ہیں۔ قائد اعظم کو دشنام طرازیوں اور پھبتیوں کا نشانہ بنانے والے مسلم لیگ کو انگریزوں کے کارندے کہنے والے وہ احرار جنہوں نے بہار گڑھ مکتیسر اور مشرقی پنجاب کے شہداء کے لئے ایک قطرۂ اشک تک نہ بہایا تھا۔ جنہوں نے پاکستان کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ آج پاکستان کی خیرخواہی اور خیرسگالی کا روپ دھار کر مسلمانوں کو پھر دشمن کے اشارہ پر افتراق کی آگ سلگا کر بھسم کرنے کے ارادہ سے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔

ان یار لوگوں نے دیکھا کہ پاکستانی فوج پاکستانی سیاست اور ملت کا ایک تکون گرز کی طرح دشمن کی مست پندار کھوپڑیوں پر پیہم ضربیں لگا رہا ہے جس کے سامنے دشمن بے بس نظر آتا ہے۔ تو انہوں نے انہی تین بنیادوں کو مسمار کرنے کے لئے افتراق کے بارود کی فتیلے بھرنے شروع کر دیئے تاکہ ہمارے ہمسائے اور ان کے پرانے ہم پرست نیچے سے نکل کر پھر اٹھ کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں۔

ان لوگوں کو گزشتہ دو سالوں کے مشاہدے سے پتہ چل گیا۔ کہ دشمن کے آتش بار طیارے اور آہنی ٹینک اور انبوہ در انبوہ فوج پاکستان کے روزہ دار اور صرف بندوقوں سے مسلح مٹھی بھر مجاہدوں سے کشمیر میں مات کھا چکے ہیں۔ اور پاکستان کی جری فوج کی یلغار کا تصور بھی غنیم کے حواس باطل کر رہا ہے۔ تو انہوں نے گہرے غور و فکر کے بعد اور سرحد پار کی مرسلہ ہدایات کے عین مطابق یہ فیصلہ کیا کہ اس بے پناہ قوت کو اندرونی خلفشار اور بددلی سے کھوکھلا کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ نہایت محتاط طرز سے باقاعدہ پروگرام کے مطابق تبلیغ کے پردے میں پاکستانی فوج میں بے چینی اور بدنظمی پیدا کرنے کے لئے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ اس میں قادیانی اور شیعہ ہیں اور پاکستان کے ان اضلاع میں جلسے منعقد کرنے شروع کر دیئے۔ جہاں سے فوج کے لئے سپاہی بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اور جہاں فوج کے سپاہی اکثر چھٹیوں پر آتے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کے ذہنوں میں ایسے جراثیم پیدا کر دیئے جائیں۔ جو کسی وقت فوج میں انتشار اور بے اطمینانی کی وبا پھیلانے میں معاون ثابت ہو سکیں — رخنہ اندازی کا یہ پہلا قدم اس لئے اٹھایا گیا۔ تاکہ بعد ازاں پٹھان۔ پنجابی۔ سندھی۔ بنگالی اور ہندوستانی کی تخصیص پیدا کر کے مزید فتنوں کو بآسانی استوار کیا جا سکے۔ احرار کی کارگزاریوں اور اعمال کا جائزہ لینے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیعہ سنی مناقشات کو ہوا دینے میں یہی لوگ پیش پیش رہے ہیں۔ اور پنجاب میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف ایسے طور سے الجھائے رکھا۔ کہ انہیں اغیار کی چالوں اور تیاریوں کو جانچنے اور تولنے کا موقعہ ہی نہ دیا گیا۔ اور اس طرح لاکھوں مسلمان اپنی جانوں اور عصمتوں کو کھو بیٹھے سرحد میں پٹھانستان کی حمایت میں یہی حضرات مصروف کار نظر آئے اور اب اسی ہتھیار سے پاکستان کی عسکری قوت اور ملت کے اتحاد کو برباد کرنے کے لئے بازو تول رہے ہیں۔

کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں۔ کہ احرار نے انگریزوں سے کبھی یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ فوج میں مسلمانوں کا تناسب کیوں دن بدن انحطاط پذیر ہے۔ اور ان کی تعداد ہندوؤں اور سکھوں کے مقابل پر نسبتاً کیوں کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے، ہندو کی فوج میں اکثریت اور مسلمانوں کی کمی دشمنان اسلام کے مقاصد کے عین منطبق ہو رہی تھی۔ لیکن ارباب اختیار ان کی ان باتوں کو معمولی لوریاں سمجھ کر محظوظ و مسحور ہو رہے ہیں۔ اور اپنی معنی خیز خاموشی سے ان باتوں پر مہر خوشنودی ثبت کر رہے ہیں۔

جیوش پاکستان پر عیب جوئی کے علاوہ پاکستان کی سیاست پر بھی یہ لوگ حرف گیری کرتے رہتے ہیں۔ جو دشمنان پاکستان کے لئے مفید ہو۔

کشمیر سرینگر سے "گنبد کی آواز" میں تقریباً ہر دوسرے تیسرے روز چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو دغا باز، فریبی اور جھوٹ کا ڈھنڈورچی کہا جاتا ہے۔ اس کے عین مطابق کابل ریڈیو چوہدری صاحب کے موثر بیانات کو قادیانی پروپیگنڈا گردانتا ہے۔ یعنی کشمیر کے لئے وکالت کرنا۔ ہندوؤں کے ہاتھوں مسلمانوں کے قتل عام کے واقعات کو دنیا کے سامنے عیاں کرنا اور سکھوں کی بے پناہ درندگی کے ہوشربا واردات کو بتانا گویا قادیانیت کی اشاعت ہے۔

اپنی مدلل توضیحات میں جب کبھی چوہدری صاحب حیدرآباد دکن جوناگڑھ اور کشمیر کی مسلم ریاستوں پر بھارت کے قبضہ کو غیر قانونی اور جبری ثابت کرتے ہیں۔ تو ادھر جھٹ یہ احرار جمعہ کے خطبوں اور دوسرے جلسوں میں یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں۔ کہ اے پاکستان کے سادہ لوح مسلمانو! خبردار ہو جاؤ ظفر اللہ کشمیر کا سودا کر رہا ہے۔ ان کے اس قسم کے خطبات سے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان مولویوں کے فرمان کے مطابق عین اس وقت یعنی وسط اگست ۴۷ء میں جب کہ چوہدری صاحب کا گھر بار قادیان میں لوٹا جا رہا تھا۔ ان کی ہر منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کو سلب کیا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ہی ان کے اعزہ و اقرباء پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے باؤنڈری کمیشن کی کھلی عدالت میں سودا کر کے معہ قادیان کے ضلع گورداسپور کا حصہ ہندوستان کے قبضۂ تحویل میں کیوں دے دیا۔ جب یہ احرار دیکھتے ہیں۔ کہ ان کی ایسی باتیں پبلک کو متاثر نہیں کر سکتیں تو جھٹ ہی پبلک کی سادگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ارے تم اتنی سی بھی بات نہیں سمجھتے ظفر اللہ قادیانی ہے۔ قادیانی۔ وہ جب تک معزول نہیں ہوتا ہم سرخرو نہیں ہو سکتے۔ اور یہ کہ پاکستان کو سراسر روحانی اور مذہبی نقصان پہنچ جانے کا سو فیصدی امکان ہے۔

ان تمام متضاد بیانات کا مقصد یہ ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کے خلاف غداری کے الزام لگوا کے ان کے متعلق عوام میں بددلی پیدا کر دی جائے اور پھر ان کی معزولی کے مطالبہ کو پیش کر کے دشمن کو پروگرام کے مطابق کشمیر کے قضیہ کو ہمیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے کھٹائی میں ڈال دیا جائے۔ ان جملہ قرائن کو دیکھتے ہوئے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔ کہ یہ سب کچھ ایک باقاعدہ طے شدہ منصوبے کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ اور

وفاداری اور غداری کی سندیں عطا کرنے والوں نیز احرار کی حرکتوں سے خدا نہ کرے اگر نوزائیدہ پاکستان کو آنچ آ گئی۔ تو دنیا کی تاریخ میں کروڑ انسانوں کی تباہی کا ایک دردناک اور عدیم المثال واقعہ ہوگا۔ (سیکرٹری انجمن تحفظ و استحکام پاکستان)

# پاکستان کی ریاستوں اور سرحدی علاقوں کی وزارت

یہ وزارت یکم جولائی ۱۹۴۷ء سے وزارت امور خارجہ و ریاست دولت مشترکہ سے علیحدہ کر دی گئی ہے۔ اور جداگانہ حیثیت سے کام کر رہی ہے۔ ایک طرف تو یہ ان ریاستوں سے متعلق ہے جنہوں نے پاکستان سے الحاق کیا ہے۔ اور دوسری طرف ان علاقوں کا انتظام کرتی ہے۔ جو مرکزی حکومت کے زیر انتظام یا قبائلی علاقے اور مستثنائی علاقے ہیں۔

بڑی بڑی ریاستوں نے کافی ترقی کر لی ہے۔ اور ریاستوں کی عام حالت امید افزا ہے۔

**بہاولپور:۔** ۱۹۴۷ء سے قبل ریاست بہاولپور ملکی معاملات میں خود مختار تھی۔ ملک کی تقسیم کے بعد بہاولپور نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ ریاست کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ جمہوری حکومت قائم ہو گئی ہے۔ ریاست کی مجلس کے ۲۵ ارکان ہیں جن میں ۱۷ منتخب شدہ اور باقی نامزد ہیں۔ کابینہ میں ایک وزیر اعظم کے علاوہ جس کو ملک کا حکمران نامزد کرتا ہے ۴ وزراء بھی ہیں۔

ریاست کا محکمہ تعلیم کی جدید تنظیم کی گئی اور پر ۳۸ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کیا جا رہا۔ گذشتہ چند سال میں ۵۵ ابتدائی سکول ۴۳ مڈل سکول کھولے گئے۔ حکومت نے ہائی اسکولوں کا انتظام بھی لوکل باڈیز سے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور ان پر ۴ لاکھ روپیہ خرچ کرتی ہے۔ ابتدائی تعلیم جبری کر دی گئی ہے۔ بہاولپور شہر میں عربی کا ایک ابتدائی سکول جاری کر دیا گیا ہے۔ اور کالج کی تعلیم میں سائنس کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد سے اب تک ۴۲ نئے ہسپتال کھولے جا چکے ہیں۔ ابھی ۳۰ مزید ہسپتالوں کی سکیم زیر غور ہے۔ ۲۰۰ بستروں کا ایک بڑا ہسپتال بنانے کا بھی خیال ہے۔ اس میں زنگی اور جدید طرز کے آپریشن کمرے بھی شامل ہوں گے۔ اس کے علاوہ وکٹوریہ ہسپتال میں بھی ترمیم کی جا رہی ہے۔ ۱۹۵۰ء میں میڈیکل ڈیپارٹمنٹ کی ترقی کے لئے ۷ لاکھ روپیہ منظور کئے گئے ہیں۔

ریاست کی صنعتی ترقی میں عباسیہ سوتی کپڑے کا کارخانہ۔ صادق بناسپتی تیل۔ اور صادق صابن کمپنی شامل ہیں جب یہ مکمل ہو جائیں گے تو ان کا سرمایہ تقریباً ۵ کروڑ روپیہ ہوگا۔ اور ان میں کم از کم ۱۵۰۰ اشخاص کام کر سکیں گے۔ عباسیہ سوتی کپڑے کا کارخانہ سب سے بڑا ہے۔ امید ہے۔ اس سال کے آخر تک یہ کارخانہ ۵۰۰۰ ہزار پونڈ یومیہ کپڑا تیار کر سکے گا۔ اور سال بھر میں یہ کارخانہ تقریباً ۲ کروڑ گز کپڑا فراہم کرے گا۔ ان کے علاوہ متعدد روئی صاف کرنے کے کارخانے۔ آٹا پیسنے کے کارخانے اور برف بنانے کے کارخانے بھی قائم کئے گئے ہیں۔ گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کی اسکیمیں بھی زیر غور ہیں۔ زراعتی اور صنعتی ترقی کے لئے بجلی کی طاقت کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ نہر عباسیہ سے بجلی پیدا کرنے کی سکیم پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ بہاولپور میں خوراک کی کمی نہیں ہے بلکہ ضرورت سے زیادہ غلہ پیدا ہوتا ہے۔ عمدہ قسم کی روئی ہوتی ہے۔ امریکن روئی کی کاشت بھی جلد شروع کی جائے گی۔ زراعت کی ترقی کے لئے ایک لاکھ ۵ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک تحقیقاتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ ۸۰۰۰ ہزار روپیہ سے ٹریکٹر خریدے گئے ہیں۔ نہروں کی اسکیموں میں ۲ کروڑ کی عباسیہ نہر کی اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔ اور اسکیمیں بھی تکمیل پر پہنچ چکی ہیں۔ جن سے ۴۰۰۰ ہزار ایکڑ رقبہ سیراب ہو سکے گا۔

ریاست میں ۵۰۰۰ ۳ مہاجروں کو ٹھیک طور سے بسا دیا گیا ہے۔ ۲۲۵ مہاجروں کو کارخانے اور ۴ آٹے کے مل الاٹ کئے گئے ہیں۔

سڑکوں کی ترقی۔ ۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ بجٹ کی آمدنی کا تخمینہ ۲۹۱۷۴۲۰۰ روپیہ ہے۔ اور اخراجات کا تخمینہ ۳۲۹۷۴۰۰ روپیہ

**خیرپور:۔** خیرپور نے سب سے پہلے پاکستان سے الحاق کیا۔ اس نے سیاسی اقتصادی میدان میں بہت ترقی کر لی ہے۔ اس ریاست میں سب سے پہلے انتخابات ہوئے اور قانون ساز اسمبلی بنائی گئی۔ دوسری ریاستوں کی طرح اس میں کوئی نامزد رکن نہیں ہے۔ دستور ساز اسمبلی میں اس کا ایک نمائندہ اس کی نمائندگی کرتا ہے۔

ریاست زیادہ تر زراعتی ہے۔ اور ریگستان کے قابل کاشت حصہ کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کاشتکاروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ کاشتکاری کے جدید سائنسی طریقوں سے کام لیں۔

ساتھ ہی ساتھ موجودہ صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور نئی صنعتوں کے لئے مزید سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ فی الحال ریاست میں چمڑہ رنگنے ریشم بنانے ہاتھ سے کپڑا بنانے کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ مہاجروں کو برسرکار کرنے کے خیال سے ہاتھ سے کپڑا بنانے کا کارخانہ قائم کیا گیا ہے۔ ایک اور سوتی کپڑے کے کارخانے کے سامان کے لئے آرڈر بھیج دیئے گئے ہیں۔ کاسٹک سوڈا اور سوڈا ایش بنانے کے امکانات پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حکومت نے گھریلو صنعتوں کو ترقی دینے کی پوری کوشش کی ہے۔

ریاست میں ۱۴۳ اسکول ہیں۔ جن میں ۱۹۰۰۰ طالب علم ہیں یہاں ابتدائی اور ثانوی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ ناخواندگی کو ختم کرنے کے خیال سے دیہاتوں میں ۲۱ شبینہ مدرسے قائم کئے گئے ہیں۔ بڑھئی۔ لوہار اور چمڑے کا کام۔ درزی اور رنگ سازی کے کام سکھانے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ ۰۰۰ میل سڑک بنانے کا پروگرام بھی حکومت کے زیر غور ہے۔

**درخواست دعا:۔** خاکسار کو تین چار دن سے بخار ہے۔ اور آج تھوڑا سا افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

(چوہدری بشیر احمد کلرک الفضل لاہور)


# قاعدہ لیسرنا القرآن

مصنفہ حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور قرآن مجید بطرز لیسرنا القرآن

ملنے کا پتہ:۔ **دفتر لیسرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ**

ھدیہ:۔ قاعدہ مکمل دس آنے۔ پچاس یا زائد آٹھ آنے۔ حصہ اول چار آنے

قرآن مجید:۔ بے جلد ساڑھے پانچ روپے۔ پانچ یا زائد پانچ روپے فی کاپی

مجلد سات روپے۔ پانچ یا زائد ساڑھے چھ روپے: پارہ جات اول تا دہم چار آنے فی پارہ عم ۴ آنہ

# آپکی قیمت اخبار ختم ہے

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوائیں اور وی پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے۔ مینجر

# پیغام احمدیت!

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

# مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

# دواخانہ خدمت خلق

**سفوف ذیابیطس** کیلئے ذیابیطس نہایت ہی موذی مرض ہے۔ ہڈیوں تک کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شفا بخشنے یا اسے حد کے اندر رکھنے میں نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک ۲/۱۲/-

**شباکن** بخار کو کونین کے بغیر توڑنے والی دوا اور کونین کے نقصانات سے بالکل پاک قیمت یکصد گولی ۱/۸

**شفائی** پرانے بخار جو ہڈیوں میں داخل ہو گئے ہوں۔ اور جگر اور تلی پر اثر ہو گیا ہو شباکن کے ساتھ اس دوائی کا استعمال ہو تو خدا کے فضل سے بخار دور ہو جاتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں ۲/-/- روپیہ

ملنے کا پتہ

# دواخانہ خدمت خلق

ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

**اولاد نرینہ:۔** اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت بیس ۲۰ روپے: دواخانہ نور الدین رض جودھامل بلڈنگ لاہور

**حب اطہرا (رجسٹرڈ):۔** اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ: مکمل خوراک گیارہ تولے نو تا تیرہ (۱۲-۱۳) روپے: حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسئلہ کشمیر کو حل کئے بغیر عوام کا معیار زندگی بلند نہیں ہو سکتا

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ" کراچی کے ریذیڈنٹ ایڈیٹر مسٹر ضیاء الاسلام نے لنڈن جاتے ہوئے یہاں یہ انتباہ کیا کہ مسئلہ کشمیر کے حل میں تعویق خطرات سے پُر ہے عالمی واقعات کے پیش نظر یہ امر بہت ہی ضروری ہے کہ ایشیاء کے ایک ایسے اہم علاقہ سے کشمیر کے "بارود خانہ" کو ختم کیا جائے ـــــ جب تک کہ یہ صورت حال قائم رہے گی۔ ہندو پاکستان عام آدمی کی حالت میں اصلاح نہیں کر سکتے اور برصغیر کی رہائش کا معیار بلند نہیں کیا جا سکے گا۔ جو آج ایشیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

تقسیم کے متعلق مسٹر اسلام نے کہا کہ حفاظتی کونسل کو بھلا کوئی قانونی یا اخلاقی حق نہیں تھا۔ کہ عوام کی رائے معلوم کئے بغیر وہ تقسیم کا فیصلہ عاید کر دے اگر ایسا فیصلہ ہوا تو وہ پائیدار نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

# قبائلی علاقوں میں تعلیمی ترقی کی رفتار

پشاور ۱۵ ستمبر۔ قبائلی علاقوں میں تعلیم بڑ معقول ترقی ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم نے ایک وسیع منصوبہ مرتب کیا ہے کرم ایجنسی میں وہاں کے قبائل میں تعلیم رائج کرنے کے لئے ایک تعلیمی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جس کے صدر پولیٹیکل ایجنٹ ہیں۔

نو ٹیفائیڈ ایریا کمیٹی نے نون شہر میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے جو ایبٹ آباد گورنمنٹ کالج یا کمیٹی کے زیر اقتدار علاقہ کے دوسرے تعلیمی اداروں میں پڑھ رہے ہوں۔ متعدد وظائف منظور کئے ہیں۔

کمیٹی نے ایڈ منسٹریٹر کے نام جو رپورٹ مرتب کی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس مقصد کے لئے صوبائی حکومت نے اس سال ۲۳۳۴۶ روپوں کی رقم منظور کی ہے۔ (اسٹار)

# پنڈی میں آج یوم کشمیر منایا جائے گا

راولپنڈی ۱۵ ستمبر۔ آج یوم کشمیر منانے کے سلسلہ میں یہاں زور شور سے تیاریاں شروع ہو چکی ہیں۔

جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد سے ایک جلوس نکلے گا۔ جو شہر کی بڑی سڑکوں کا گشت کرنے کے بعد کمپنی باغ پہنچکر ختم ہوگا۔ جہاں مسلم لیگ اور دوسری سیاسی جماعتوں کے زیر اہتمام ایک عام جلسہ منعقد ہوگا۔ توقع ہے۔ کہ سرکردہ کشمیری لیڈر جن میں چوہدری غلام عباس، اور سردار محمد ابراہیم خاں بھی ہوں گے۔ جلسہ سے خطاب کریں گے

مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان حکومت کے رویہ کی حمایت کے لئے مقامی عیسائی بھی آج جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اسٹار

# ہوائی اڈوں میں جٹ طیاروں کے اترنے کی جگہ

لندن ۱۵ ستمبر۔ جٹ طیاروں کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر ہوائی مستقر کی تعمیر کرنے والے ایک نئے مسئلہ سے دوچار ہیں۔ ہوائی اڈوں میں طیاروں کے اترنے کے لئے جو جگہ ہوتی ہے وہ عام پر تار میکڈم اور اسفالٹ سے بنائی جاتی ہے۔ لیکن جٹ طیارے جب نیچے اترتے ہیں تو ان کی گیس سے چند منٹ میں اس زمین میں کئی فٹ طویل خندق بن جاتی ہے۔ پختہ گچ کی ہوئی سطح پر بھی اس گیس سے دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔

اب تحقیقات کی جا رہی ہے کہ کوئی ایسا مصالحہ تیار کیا جائے جو جٹ کی اس گیس کو برداشت کر سکے۔ کچھ عرصہ پہلے خیال کیا جا رہا تھا کہ اسبس ٹوس (ASBESTOS) کے ذریعہ یہ مشکل حل کی جا سکتی ہے۔ ابھی سے جٹ طیاروں کی گیس کا تو مقابلہ کیا جا سکا۔ لیکن بارش اور ان جگہوں پر عام طرح سے جو زور پڑتا ہے۔ اس کے لئے یہ چیز موزوں نہیں ثابت ہوئی۔ (اسٹار)

# مردم شماری کیلئے "نظر بندی"

بلغراد ۱۵ ستمبر۔ البانیہ میں مردم شماری کی جا رہی ہے۔ ایک سرکردہ یوگوسلاوی اشتراکی اخبار "نو واملڈ ونیا" کے مطابق گنتی کی مدت کے لئے ساری البانوی آبادی کو گھروں میں قید کر دیا گیا ہے ترانا کی حکومت نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ جو برطانوی مردم شماری کے ۴۸ گھنٹوں میں اپنے گھروں سے غیر حاضر ہوں گے۔ ان کو "سخت سزا" ہو گی۔ سڑکوں پر صرف پولیس اور مردم شماری کے افسروں کو چلنے کی اجازت ہو گی۔

اگر گھر میں موت واقع ہو جائے۔ تب بھی البانیو کو گھر میں ہی رہنا ہو گا۔ لیکن اس کا انتظام کر دیا گیا ہے کہ ایسی صورت میں خاندان کا سردار کھڑکی سے سر نکال کر پولیس کو مطلع کر سکتا ہے تاکہ "حکام بالا" کو اس کی خبر دی جائے۔ (اسٹار)

# افغانستان کا جاسوس گرفتار کر لیا گیا

کراچی ۱۴ ستمبر۔ پاکستان ریڈیو کے خارجہ سروس کے انونسر مسٹر فقیر حسین عندلیب کو چھ ماہ کے لئے جیل میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ افغانستان کی جاسوسی کرتے تھے۔

# اطالوی عوام اور اریٹریا کا مسئلہ

روم ۱۵ ستمبر۔ اب اخبارات کے ذریعہ اطالوی عوام کو یہ امر ذہن نشین کرایا جا رہا ہے کہ اریٹریا کی سابق اطالوی نو آبادی کے لئے حبشہ کے تاج کے ماتحت کسی قوم کے وفاق کا قیام ناگزیر ہے۔ قدرتی طور پر اطالوی حکومت اس کے لئے جدوجہد کر رہی ہے کہ وہاں کے ...۸ اطالوی باشندوں کے لئے وہ تحفظات حاصل کرے۔ جن میں بعض اس وقت حبشہ میں کلیدی اسامیوں پر مامور ہیں حکومت چاہتی ہے کہ اقوام متحدہ اپنے جو نمائندے مقرر کرے۔ وہ اس کا خیال رکھیں۔ کہ اقوام متحدہ کی دی ہوئی ہدایتوں پر ادیس ابابا میں واقعی عمل بھی ہوتا ہے۔

اطالیہ کو توقع ہے کہ لیک سیکس ایسے منصوبے منظور کرے گا۔ جس کے ماتحت نئے وفاق میں اریٹریا بہت حد تک خود مختار ہو اور اطالوی باشندوں کے لئے کافی تحفظات بھی ہوں۔

اس کی بھی امید ہے کہ حبشہ کی کسی قابض فوج کی موجودگی کے بغیر اریٹریا کی اپنی فوج ہوگی۔ اور اس کا اپنا ٹیکس کا محکمہ ہوگا۔ قرینہ ہے کہ نہر سویز کے ناقابل استعمال ہو جانے کے اندیشہ کے پیش نظر برطانیہ کے لئے بھی کافی سہولتوں کا انتظام ہوگا۔ (اسٹار)

# ہندوستان کو تجارت پر سے غیر ضروری پابندیاں دور کر دینی چاہئیں

پیرس ۱۴ ستمبر۔ وزیر خزانہ پاکستان مسٹر غلام محمد نے آج مسٹر دیش مکھ وزیر خزانہ ہندوستان کے بیان کے جواب میں ایک بیان جاری کیا۔ جس میں انہوں نے ہندوستان سے اپیل کی ہے کہ وہ مصنوعی پابندیوں سے دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو روکنے کی کوشش ترک کر دے اور دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو جاری رہنے دے۔

مجھے یقین کامل ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت بہت جلد معمول کے مطابق شروع ہو جائے گی کیونکہ ہماری قیمتیں، وزن اور دوسرے دل کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔

# پنڈت نہرو کا وزیر اعظم پاکستان کو جواب

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وزیر اعظم پاکستان نے جنگ نہ کرنے کے متعلق وزیر اعظم ہندوستان کو جو خط لکھا تھا اس کا جواب پنڈت نہرو نے ارسال کر دیا ہے ابھی اس خط کا متن نہیں بتایا گیا۔

# کوریا کے لئے نئی برطانوی دوا

لندن ۱۵ ستمبر۔ ایک نئی برطانوی دوا جس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ پنسلین سے بھی زیادہ اثر ہے۔ کوریا بھیجی جا رہی ہے ـــ یہ دوا "ڈسٹکو ٹن جی" کہلاتی ہے۔ اس کا ٹیکہ ہر شخص مثلاً چارپائی اٹھانے والے لگا سکتے ہیں۔ اس کا ٹیکہ لگانے سے ۴۸ گھنٹوں تک زخمی مریض کی حالت زیادہ خراب نہیں ہونے پاتی۔ (اسٹار)

---

# پنڈت جواہر لال نہرو کو وزارت عظمیٰ سے علیحدہ کرنے کے لئے پٹیل کی سازش

نئی دہلی ۱۴ ستمبر۔ "مغربی پاکستان" کے نامہ نگار نے دہلی سے اطلاع دی ہے کہ صدر کانگرس کے انتخاب پر پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر پٹیل میں جو اختلاف پیدا ہو گیا تھا وہ اب خوفناک شکل اختیار کر گیا ہے۔ کیونکہ پنڈت جواہر لال نہرو نے کانگرس کے ناسک والے اجلاس میں نہ جانے کے لئے جو بیان دیا ہے۔ اسے سیاسی حلقوں میں پنڈت نہرو کی کامیاب چال تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح پنڈت جواہر لال نہرو کانگرس کا اعتماد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ عام حلقوں کا یہ کہنا ہے کہ کانگرس کسی صورت میں بھی لیاقت نہرو معاہدے کی تنسیخ کی ذمہ داری نہیں لے گی۔ پنڈت نہرو کے اس بیان کو سیاسی حلقے پٹیل کی شکست تصور کرتے ہیں کیونکہ مسٹر پٹیل نے پنڈت نہرو کو وزارت عظمیٰ سے علیحدہ کرنے کے لئے ایک زبردست چال چلی تھی اس چال کو کامیاب بنانے کے لئے مسٹر پٹیل نے طرح طرح کے حیلے بہانے کئے اور ساز شیں کیں۔

صدر کانگرس کے لئے پنڈت پرشوتم داس ٹنڈن کو کامیاب بنانے کے واسطے مسٹر پٹیل نے طرح طرح کے جوڑ توڑ کئے ایک طرف پیپسو کی وزارت عظمیٰ ایک ایسے شخص کو پیش کی گئی۔ جس کے خلاف بد دیانتی کے الزام میں تحقیقات مکمل ہو چکی ہے اور جو بد دیانت ثابت ہو چکا ہے مشرقی پنجاب کے بہت سے کانگرسیوں کو پٹیل نے ذاتی طور پر ڈرا دھمکا کر ان کی حمایت اپنے امیدوار پرشوتم داس ٹنڈن کے لئے ووٹ حاصل کئے۔

۴- پہلے دنوں اچاریہ کرپلانی نے اس ناکامی کے بعد جو بیان دیا تھا۔ اس میں انہوں نے کھلے بندوں پٹیل پر اس قسم کی دیشہ دوانیوں کا الزام لگایا اور صاف طور پر یہ کہا۔ کہ پٹیل نہرو کی جگہ لینے کے لئے یہ سب ساز باز کر رہا ہے۔

(مغربی پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah